جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نور مسجد کاغذی بازار کراچی 74000

نام	ظفر الاسلام
مصنف	علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمۃ
تعداد	ایک ہزار
صفحات	۳۲
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین
اشاعت نمبر	۴۵
ناشر	جمعیت اشاعت اہلسنت

نوٹ: بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات براۓ کرم ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

حرف آغاز

تمام خوبیاں اور حمد و ثناء اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا مالک اور خالق ہے اور کڑوروں درود و سلام شافع محشر، صاحب لولاک پر جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

جمعیت اشاعت اہلسنت ایک خالصتاً مذہبی تنظیم ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف کتب و رسائل مفت شائع کر کے تشگان علم کی سیرابی کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ الحمد للہ اس تنظیم کے تحت اب تک ۴۴ کتب شائع کر کے نذر قارئین کی جا چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب جمعیت ھذا کی اشاعت کے خوبصورت گلدستے کا ۴۵ واں مہکتا ہوا پھول ہے۔

پیش نظر کتاب حضرت علامہ مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی صاحب علیہ الرحمتہ کی تصنیف ہے جو وہابی دیوبندی عقائد و نظریات کے موضوع پر ایک منفرد و نایاب کتاب ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں جب کہ اسلام پر صحیح معنوں میں قائم رہنا نہایت ہی مشکل ہے وہیں گمراہ کن فرقوں مثلاً وہابی دیوبندی، شیعہ اور قادیانی وغیرہ کی سرگرمیاں بھی بڑھتی جارہی ہیں۔ انھوں نے ایسے تمام عقائد و نظریات جو کہ ہمارے اسلاف کے اقوال و افعال سے ثابت ہیں پر کفر و شرک کا لیبل چسپاں کر رکھا ہے۔

زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے استاد اور شاگردین کے درمیان ہونے والے سوال جواب کے دوران وہابی دیوبندی غلیظ و مکروہ عقائد سے پردہ اٹھایا ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام خصوصاً طلبہ ہماری اس اشاعت سے خاطر خواہ فوائد حاصل کر سکیں گے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے مصنف کی قبر پر انوار پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور جمعیت کو دین حقہ کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

طالب مدینہ و بقیع
ادنیٰ سگ سگان مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظفر الاسلام

یہ رسالہ ہدایت مقالہ وہابیہ دیوبندیہ کا کچا چٹھا کھولنے والا حق و باطل کو میزان ایمان میں تولنے والا' با انصاف کو سچا سنی صحیح العقیدہ بنانے والا مذہب حق کا سبق پڑھانے والا مسمے باسم تاریخی "ظفر الاسلام"

باسمہ تعالیٰ

تقریظ جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ' کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نے مداح الحبیب حضرت محمد جمیل الرحمٰن صاحب بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مؤلفہ رسالہ "ظفر الاسلام" دیکھا اس فتنہ کے زمانے میں جبکہ وہابیت طرح طرح کے حیلے بہانے اور فریب کاری سے اہلسنّت کو گمراہ کر رہی ہے یہ رسالہ عوام اہلسنّت اور خاص کر بچوں کے لئے وہابیہ کے شر سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عوام اہلسنّت کو پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

محمد وقار الدین
دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵

تقریظ حضرت علامہ مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی صاحب مد ظلہ العالی

باسمہ تعالیٰ و حمدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و جنودہ الامین

آج کے اس پر فتن دور میں بہت سارے گمراہ کن مذاہب نے مذہب اہلسنّت و جماعت کو نیست و نابود کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا ہے اور کوئی کسر نہ چھوڑی بلکہ عوام اہلسنّت کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے اپنے آپ کو سواد اعظم اہلسنّت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اسلئے ہم سب سے پہلے ان مکاروں' عیاروں سے محفوظ رہنے کے لئے اور ایمان کی درستگی و پختگی کے لئے ایک عظیم سرمایہ آخرت مختصر سے رسالہ "ظفر الاسلام" کی صورت میں پیش کر رہے ہیں جو عوام اہلسنّت بالخصوص بچوں کے لئے بد مذہبوں کی گمراہی سے بچانے میں انتہائی مفید ثابت ہوگا۔

مولیٰ تعالیٰ مصنف مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس رسالہ کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو ایمان پر قائم رکھے اور گمراہوں کو ایمان کی روشنی عطا فرمائے اور ہمیں ایسی خدمات کی توفیق بخشے

آمین

بجاہ نبی الکریم

عطاء المصطفیٰ الاعظمی قادری مصطفوی
دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵

ایک مذہب اہلسنّت کے سوا جملہ مذاہب باطل و مردود ہیں

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

ایک سنی استاد اپنے سعید شاگرد پر منافقین زمانہ وہابیہ' دیوبندیہ کی پوری بات کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر عقائد اہلسنّت کی تعلیم دیتا ہے۔

استاد: پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے جس کے پاس یہ نہیں وہ دونوں جہاں میں ذلیل ہے۔ تم ہمیشہ پکے سنی رہنا اور آج کل کے بد مذہبوں' گندم نما جو فروشوں سے سخت نفرت رکھنا۔

شاگرد: حضرت! بد مذہب کون لوگ ہیں کیا سینوں کے سوا اور بھی کچھ فرقے ہیں ؟

استاد: ہاں اب بہت فرقے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر سخت بد مذہب ہیں اور بہت سے تو کفر کی حد تک پہنچ چکے ہیں جیسے وہابی' غیر مقلد' رافضی' نیچری' قادیانی۔

شاگرد: حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کو کہتے ہیں اور ہندوستان میں کہاں سے آئے؟

استاد: نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب ۱۱۵۰ھ میں پیدا ہوا۔ جس نے حرم مکہ کو اصطبل ٹھرایا اور علماء و سادات کے بچوں تک کے خونوں سے زمین حرم کو تر کیا۔ صحابہ و اہلبیت و شہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر پامال کیا اور علماء بلکہ جملہ مسلمانان حرمین طیبین کو مشرک بتا کر ان کا قتل واجب ٹھرایا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کا نام صنم اکبر یعنی سب سے بڑا بت رکھا۔ اس خبیث مردود کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اس شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا تھا جب یہ کتاب مولوی اسماعیل دہلوی کے ہاتھ لگی تو اس نے اس کا خلاصہ اردو زبان میں لکھا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا جس میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو دل کھول کر گالیاں دیں۔

پھر دوسری کتاب فارسی میں لکھی جس کا نام صراط مستقیم رکھا۔ چنانچہ اسماعیل دہلوی کو کابل کے سچے پکے مسلمانوں نے قتل کر کے اس کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا ترکہ بعض دیوبندی لوگوں نے پایا۔ ان دیوبندیوں کا ایک امام مولوی قاسم نانوتوی تھا جس نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوا حضور کی مثل چھ نبی اور طبقات زمین میں ماننے اور اس مضمون میں ایک رسالہ تحذیر الناس لکھا جس کا رد اس وقت کے علمائے اہلسنّت نے تحریر فرمایا اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علمائے اہلسنّت سے شکست نصیب ہوئی و للہ الحمد پھر مولوی رشید احمد گنگوہی اچھلے۔ ان جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی امام الطائفہ اسماعیل دہلوی نے تو امکان کذب ہی مانا تھا یعنی خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مگر۔

پدر اگر نتواند پسر تمام کند

ان جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھ دیا کہ بلکہ وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے یعنی پناہ بخدا اللہ عزوجل سے کذب واقع ہو لیا وہ جھوٹ بول چکا۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔**

اور حبیب خدا علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق تو کوئی دقیقہ اہانت اور بدگوئی میں اٹھا نہ رکھا۔ ان کے چند یہ رسالے ہیں۔ فتاوی میلاد و عرس۔ فتاوی رشیدیہ ہردو جلد اور براہین قاطعہ یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی جو ان شناعتوں' خباثتوں' سفاہتوں سے لبریز ہیں۔ محمود حسن دیوبندی شاگرد رشید گنگوہی ان کے بعد اچھلے۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل' شرابی' زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا اور اپنے استاد رشید احمد گنگوہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل و نظیر و ثانی تحریر کیا۔ اور اس فرقے میں شیخ النجد و مشرک پرست بنے۔ مرتے وقت جو ان کی حالت ہوئی خدا مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ پھر ان سب کے نتیجے میں اشرف علی تھانوی ابھرے۔ انہوں نے علم رسول کو کتے' سور کے علم سے ملایا۔ دیکھو ان کی حفظ الایمان نیز بہشتی زیور کے

گیارہ حصے لکھے جس کے پہلے اور چھٹے حصے میں تو نہایت کفریات بکے اور بہت زہر اگلا یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوا اور مرید کو نئے کلمے

لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ

اور جدید درود

اللھم صلی علی سیدنا و نبینا اشرفعلی

پڑھنے کی اجازت دے دی۔ اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے اور جہاں کہیں ان کے معتقدین و مریدین ہیں وہ سب دیوبند کی شاخیں ہیں۔ اب سب سے آسان وہابی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی ان ذکر کردہ دیوبندیوں کو اپنا پیشوا یا عالم دین و صالح و متقی مانے یا ان کی یا ان کے مریدین و معتقدین کی کتابوں کو اچھا جانے وہ وہابی ہے۔

شاگرد: حضرت! اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے اطمینان قلبی اور معلومات کے لئے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے۔

استاد: بیشک ضرور تحقیق کرو تاکہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کیونکہ دین و مذہب کی سچائی کا دارومدار عقائد صحیحہ اہلسنّت و جماعت پر ہے۔

شاگرد: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا مثل اس کے برے کام کر سکتا ہے۔ مسلمان کا اس بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

استاد: استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ' زنا' چوری' شراب خوری' ظلم وغیرہ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کسی عیب کی نسبت کرے یا جھوٹ وغیرہ کسی برائی کو اللہ کے لئے ممکن بتائے یا امکان کا شبہ بھی کرے تو یقیناً کافر مرتد ہے۔ یہ عقیدہ اہلسنّت و جماعت کا ہے۔ مگر وہابی فرقہ اس کے خلاف ہے جیسا امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی صفحہ ۱۴۵ میں یہ لکھ دیا کہ ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ یوں ہی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صفحہ ۶ میں لکھا کہ امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہے۔ یوں ہی محمود

حسن دیوبندی نے ضمیمہ اخبار نظام الملک مراد باد ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں لکھا کہ چوری' شراب خوری' جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے **انتہیٰ بلفظہ**

شاگرد: کیا جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا ان تمام غیبوں کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ **والتسلیم** کیا عالم ما کان و ما یکون ہیں؟

استاد: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا تمام غیبوں کا علم دیا ہے مگر ہاں وہابی فرقہ اس کا سخت منکر ہے۔

دیکھو! **تقویۃ الایمان** مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۲۵۴ پر (فتوے دیوبند) یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب بہ جمیع اشیاء (یعنی تمام چیزوں کا) آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے **(انتہی بلفظہ)** پھر دیکھو **تقویۃ الایمان** صفحہ ۱۹ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں' نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا **(انتہی بلفظہ)** پھر دیکھو! بہشتی زیور حصہ اول مصنفہ اشرف علی تھانوی صفحہ ۴۶ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی (کفر و شرک ہے)۔ نیز دیکھو! فتاوے رشیدیہ جلد اول مصنفہ گنگوہی صفحہ ۴۳ علم غیب کسی تاویل سے کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں **(انتہی بلفظہ)**

شاگرد: حضرت میں نے سنا ہے کہ وہابیہ حضور کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانتے ہیں؟

استاد: ہاں وہابی کہتے ہیں کہ علم محیط زمین کا شیطان لعین کے لئے تو نص سے ثابت ہے اور حبیب خدا کے لئے علم ماننے کو خلاف نصوص قطعیہ اور شرک بتاتے ہیں۔ لہٰذا وہابی شیطان کے علم کو علم رسول سے زیادہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کم مانتے ہیں دیکھو عبارت براہین

قاطعہ مصدقہ گنگوہی صفحہ ۵۱ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے **انتہی بلفظہ**

شاگرد: حضرت میرے ایک دوست عبدالرسول کہتے تھے کہ وہابی حضور کے علم غیب کو کتے اور سور وغیرہ کے علوم سے ملاتے ہیں؟

استاد: ہاں میاں عبدالرسول سلمہ نے تم سے سچ کہا بے شک اس وقت کے وہابیوں کے گرو گھنٹال اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷ پر صاف لکھ دیا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مانا جائے ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام حیوانوں، چوپاؤں، گائے، بیل، گدھے، کتے، سوروں کے لئے بھی حاصل ہے۔ رسول اللہ کی کیا تخصیص ہے

دیکھو عبارت: آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

شاگرد: کیا وہابی شفاعت و حمایت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکر ہیں؟

استاد: ہاں وہابی منکر شفاعت و حمایت ہیں دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵ میں صاف لکھ دیا "اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی حمایت نہیں کرسکتا" پھر صفحہ ۶ پر اس سے بھی صاف لکھ دیا "کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا اور ہر کوئی اس معاملہ میں اس کے روبرو اکیلا حاضر ہوگا، کوئی کسی کا وکیل حمایتی بننے والا نہیں ہے۔" پھر صفحہ ۲۰ پر اور بھی صاف لکھ دیا کہ "جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف کرنا ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر اور اللہ کے مقابلے کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے۔" پھر صفحہ ۲۶ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر تہمت رکھتے ہوئے شفاعت کا صاف انکار کردیا کہ "پیغمبر نے اپنی بیٹی تک کو کان کھول کر سنا دیا کہ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔"

شاگرد۔ کیا انبیاء اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور ان کی معرفت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے؟

استاد۔ بے شک یہ اہلسنّت کا ایمان ہے مگر وہابی فرقہ اس کا منکر ہے۔

چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۴ میں لکھ دیا کہ "انبیاء و اولیاء اللہ کے پیارے ہیں۔ ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور جتنا ہم ان کو جانتے ہیں اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہے سب خرافات ہے۔"

شاگرد۔ حضرت! کیا عبد النبی اور عبد الرسول، نبی بخش، علی بخش، حسین بخش، امام بخش، پیر بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین نام رکھنا جائز نہیں؟

استاد۔ مسلمانوں کے یہاں تو ہمیشہ سے یہ نام رکھنا جائز بلکہ خوب ہیں اور عرب و عجم میں ان ناموں کے لاکھوں مسلمان ہوئے اور موجود ہیں۔ ہاں وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک یہ نام رکھنے والا کافر و مشرک و مردود ہے دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۴ "علی بخش، پیر بخش، عبد النبی، غلام محی الدین، غلام معین الدین، نام رکھنا شرک ہے" پھر دیکھو عبارت صفحہ ۳۵ "نبی بخش، علی بخش، امام بخش نام رکھنے والا مردود ہے" (انتہی ملخصا) پھر دیکھو عبارت بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۴۶۔ سرخی یہ ہے کہ کفر و شرک کی باتوں کا بیان: "علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنا (کفر و شرک ہے)"

شاگرد۔ کیا اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں؟

استاد۔ بالکل غلط۔ رسول کو رسول اور قرآن کو کلام اللہ اور اصحاب کو اصحاب اور آل کو آل اور غوث کو غوث اور پیر کو پیر ماننا چاہیے و علی ہذا القیاس۔ ہاں وہابیوں نے کلمہ میں اختصار کی صورت نکال لی ہے لا الہ الا اللہ بس ہے محمد رسول اللہ کا ماننا بے کار بلکہ خبط ہے۔ دیکھو عبارت تقویۃ الایمان صفحہ ۷۰، اوروں کو ماننا محض خبط ہے صفحہ ۱۳ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔"

شاگرد۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے یہاں چمار سے بھی ذلیل بتایا ہے؟

استاد۔ بے شک وہابیہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور عزت والے حبیب کو معاذ اللہ چمار سے ذلیل بتایا ہے۔ دیکھو عبارت **تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰**۔ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (اس میں انبیاء، اولیاء سب ہی آگئے) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

شاگرد۔ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مختار کل ماننا چاہیے؟

استاد۔ بے شک رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام مختار کل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیارات کلی عطا فرمائے ہیں لیکن فرقہ وہابیہ اس سے سخت جلتا ہے۔ دیکھو **تقویۃ الایمان ص ۲۹**، جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں یعنی کچھ اختیار نہیں دیئے گئے۔

شاگرد۔ وہابی فرقہ اللہ کے لئے تو علم غیب ضرور ماننا ہوگا؟

استاد۔ ہاں ماننا تو ہے لیکن ہر وقت نہیں بلکہ یوں ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ جاہل رہتا ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے۔ دیکھو عبارت **تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵**، غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔

شاگرد۔ کیا انبیاء و اولیاء مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں؟

استاد۔ (نعوذ باللہ) یہ ملعون عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا بے شک انبیاء و اولیاء و علماء یہاں تک کہ شہداء مرتے نہیں ہیں بلکہ **ینقلبون من دار الی دار** یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں ان کے تصرفات، کرامات، کمالات جس طرح کہ اس عالم میں تھے وہاں سے بھی بدستور جاری و باقی بلکہ اکثر کے اعلیٰ و اتم و اکمل ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما ہے کہ وہ رزق دیے جاتے ہیں۔ جب حبیب کریم کے غلاموں کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو انبیاء و رسل اور پھر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا پوچھنا۔ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بیشک حضور حیات

النبی ہیں اور ان کے صدقے میں اولیاء، علماء و شہداء بھی زندہ ہیں ان کو حیات ابدی ملتی ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا۔ **ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء**۔ اللہ عز و جل نے زمین پر اجسام انبیاء کرام کا کھانا حرام فرما دیا ہے بلکہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور اس کے مؤذن کے لئے جو شخص بوجہ اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔ فرقہ ملعونہ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ ہی کو خدا کی مار ہے کہ وہ محبوب خدا کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور پر لگاتا ہے کہ دیکھو **تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

شاگرد۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا چاہیے؟

استاد۔ نعوذ باللہ۔ تمہاری اور سارے جہاں کی عزتیں اور تمام مخلوق کی ماؤں اور باپوں اور بھائیوں کے مرتبے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو حضور کی عزت کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ۔

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو ان کے کتے کے ساتھ بھی نسبت کرنا بے ادبی جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا بے باک، بے ادب، گستاخ، گمراہ، شقی ہے جو حبیب خدا کے ساتھ دعوے ہمسری کرتا ہے اور ان کو بڑا بھائی ٹھہرا کر خود حضور کا چھوٹا بھائی بنتا ہے جیسا کہ **تقویۃ الایمان صفحہ ۴۳** میں لکھ دیا کہ انبیاء و اولیاء امام، امام زادے، پیر، شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے انتہی بلفظہ بلکہ یہ ملعون فرقہ تو انبیاء و اولیاء کو بے خبر اور نادان مانتا ہے۔ دیکھو **تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸**، سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے بے خبر ہیں اور نادان۔ بلکہ یہ جہنمی گروہ تو انبیاء و اولیاء کو ناکارہ بکتا ہے۔ دیکھو **تقویۃ الایمان ۲۰**، اللہ کے زبردست ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت

کیجئے۔

شاگرد۔ حضرت یہ جو اذان میں رسول اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم کا نام اقدس سن کر انگوٹھے چومتے اور درود پڑھتے ہیں اہلسنّت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟

استاد۔ ہاں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے میں اظہار تعظیم حضور ہے اور حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفہ اول امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت کریمہ ہے نیز مشائخ کرام اور علمائے عظام نے اس عمل کے فوائد عظیمہ میں سے ایک نفیس فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کے عامل کو آنکھوں کی شکایت نہ ہوگی اور بصارت میں ترقی ہوگی اور اندھا نہ ہوگا۔ عرب و عجم کے تمام مسلمان اس کے عامل رہے اور ہیں اور اہلسنّت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا چاہئے مگر فرقہ ملعونہ وہابیہ اس کا سخت منکر اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرغنہ طائفہ دیوبندیت جناب اشرف علی تھانوی اپنے فتاوے امدادیہ میں اس عمل سنت کے منکر ہوئے جس کا رد کامل اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ نہج السلامہ فی حکم تقبیل الابھامین فی الاقامہ میں تحریر فرمایا۔

ابھی زمانہ موجودہ کے ایک خفیہ غیر مقلد سری وہابی مولوی عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم نے اس فعل سنت کو بدعت سیئہ لکھ کر ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے دیکھو علم الفقہ جلد دوم صفحہ ۲۴ مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ ۱۳۳۰ھ (۱۰) اقامت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھوں کو چومنا بدعت سیئہ ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اور اذان میں بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوا انتہی بلفظہ اس کے حاشیہ پر لکھا بعض احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ اذان میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام گرامی سن کر انگوٹھوں کو چومنا چاہئے مگر کوئی حدیث ان میں جلیل القدر محدثین کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچتی سب ضعیف ہیں۔ آخر میں صاف لکھ دیا کہ اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ (انتہی)

شاگرد۔ حضرت! غیر مقلد اور وہابی میں کس قدر فرق ہے؟

استاد۔ غیر مقلدین اور وہابیہ آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں عقائد ان کے اور

ان کے ایک ہی ہیں صرف ظاہرا قدرے فرق ہے یہ کہ وہابی حنفی بنتے ہیں آمین بالجہر و رفع یدین نہیں کرتے۔ ہاتھ زیر ناف باندھتے ہیں اور غیر مقلدین عامل بالحدیث بن کر خود کو اہل حدیث کہتے ہیں آمین بالجہر پکارتے ہیں رفع یدین کرتے، سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں مجتہدین اربعہ یعنی چاروں اماموں سے نہایت نفرت رکھتے اور تقلید شخصی کو حرام بتاتے ہیں بلکہ اکثر غیر مقلدین تو ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں بلکہ بعض ان کو کفرو شرک کا داغ لگاتے ہیں غرضیکہ دیوبندی، وہابی، غیر مقلدین کو اپنا بھائی مانتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز بتاتے ہیں چنانچہ دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول صفحہ ۶ مصنفہ رشید احمد گنگوہی غیر مقلد سے تعصب اچھا نہیں کیونکہ وہ عامل بالحدیث ہے۔ اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ صفحہ ۲۱ عقائد میں مقلد اور غیر مقلد سب متحد ہیں (اعمال) میں اختلاف ہے نیز دیکھو غیر مقلدین کے سی۔ آئی۔ ڈی جناب عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم کا رسالہ علم الفقہ جلد دوم، صفحہ ۹۴، یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقلد کی نماز ان کے پیچھے بلا کراہت درست ہے خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں پھر اسی کے حاشیے پر لکھا ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا، یا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں۔ میری ناقص فہم میں یہ تعصب نہایت برا ہے اور غالبا جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہے اس فعل قبیح کو جس سے امت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا۔ ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو برا کہتا ہو تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائے گا۔ اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی مگر جائز پھر بھی رہے گی انتہی بلفظہ

شاگرد۔ کیا محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کرنے میں ثواب ہے؟ کرنا چاہیے یا نہیں؟

استاد۔ محافل میلاد شریف ادب و تعظیم وذوق و شوق سے ہمیشہ کرنا چاہیے اس

میں بکثرت ثواب اور بزرگان دین نے اس کے بڑے بڑے فوائد دیکھے اور بیان کئے ہیں اور قیام کرنا اس میں مستحب و مستحسن ہے۔ یہی سبب ہے کہ حرمین طیبین و مصر و شام و یمن اور جمیع بلاد اسلام میں اس عمل خیر کو ہر تقریب شادی و غمی میں بجا لاتے ہیں خود مہاجر مکی حاجی امداد اللہ صاحب اپنے رسالہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں صاف لکھ گئے کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ لیکن وہابی دیوبندیوں نے اس عمل خیر پر کفر و شرک کے دریا بہائے اور تمام زمین پر کسی مسلمان کو یہاں تک کہ اپنے پیر جی صاحب موصوف کو بھی کافر و مشرک و بدعتی ناری جہنمی بنائے بغیر نہ چھوڑا۔ چنانچہ دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ و ۵۷ ربیع الاول میں محفل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مسلمان نہیں) پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول مصنفہ گنگوہی صفحہ ۵۰ پر مجلس مولود شریف اگرچہ کوئی امر غیر مشروع اس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں ناجائز ہے **(انتہی بلفظہ)**

پھر دیکھو یہی فتاوی رشیدیہ صفحہ ۷۳ شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیوض الحرمین میں مولد النبی کی حاضری لکھی ہے وہ کچھ اہتمام سے نہ تھی۔ نہ وہاں شیرینی' نہ چراغ نہ کچھ اور تھا **(انتہی بلفظہ)** پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵ مجلس مولود شریف جس میں روایات موضوعہ کاذبہ نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے اس پر اور سخت ضلالت و خباثت یہ ظاہر کی کہ مجلس میلاد کو جنم کنہیا بتایا۔ لو دیکھو فتاوے میلاد مصنفہ رشید احمد گنگوہی طبع بار اول صفحہ ۱۴ یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر ملعون کلمہ بکتا ہے کہ ہندو تو سال بھر میں ایک مرتبہ کرتے ہیں۔ یہ مسلمان وہ ہیں کہ ہر روز مولود کا سانگ بناتے ہیں

(انتہی ملخصا) یعنی محفل میلاد شریف (معاذ اللہ) ہندووں کے سانگ اور جنم کنہیا سے بھی بدتر ہے۔ پھر صفحہ ۱۷ میں لکھا کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لا یعنی کے ضلالات سے خالی نہیں یعنی مجلس میلاد شریف اگر ایسی کی جائے کہ جس میں نہ قیام ہو نہ روشنی نہ تقسیم شیرینی نہ فضول قیدیں

ہوں جب بھی گمراہی ہے۔ پھر اسی فتاوے میلاد طبع بار اول کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

خلاف اہل شریعت ہے محفل میلاد
خلاف اہل طریقت ہے محفل میلاد

یہ کون کہتا ہے سنت ہے محفل میلاد
کچھ اس میں شک نہیں بدعت ہے محفل میلاد

فقط ہوائے طبیعت ہے محفل میلاد
تمہارے نفس کی شامت ہے محفل میلاد

فقیر ابھی نہ ہو خاموش رد بدعت سے
کہ مصطفےٰ کی اہانت ہے محفل میلاد

اس کے بعد بہشتی زیور کے چھٹے حصے کی بھی سیر کرو' جس میں تھانوی جی نے محفل میلاد و قیام اور فاتحہ اور تیجہ اور دسواں اور چہلم اور عید کی سوئیوں اور شب برات کے حلوے اور محرم میں کھچڑے یا شربت پر نیاز و فاتحہ شہداء سب کو بدعت اور کرنے والے کو بدعتی' ناری' جہنمی ٹھرایا ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ) نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سوائے چند دیوبندیوں وہابیوں کے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور بغداد و ترکستان و کابل و ہند وغیرہا میں جتنے مسلمان ہیں وہ سب کے سب اور نیز ان کے آباء و اجداد اور جملہ مشائخ کرام و علمائے عظام دیوبندی فتووں سے کافر' مشرک' بدعتی' ناری' جہنمی ہوئے اور پیر جی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ تو دیوبندی فتوے کی رو سے سخت مشرک و اشد بدعتی ٹھرے۔ **و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

شاگرد۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر اور خیال برا ہے؟

استاد۔ (نعوذ باللہ) کیا بیہودہ سوال کرتے ہو۔ محبوبان خدا خصوصا حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر و فکر ایمان ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے حبیب کے ذکر کو بلند کیا اور ان پر بلا تعین وقت و بے شمار درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا جس کا

مقصود یہ ہے کہ تم کبھی اور کسی وقت بلکہ محبوب کی یاد و ذکر و فکر سے غافل نہ رہو' اپنی تمام عبادتوں کو ان کی یاد و ذکر و فکر سے زینت بخشی۔ اذان و اقامت' نماز و کلمہ وغیرہ سب میں ان کا ذکر لازم فرمایا اور ذکر سے فکر و خیال لازم ہے۔ اولیاء نے انھیں کے ذکر و فکر سے مراتب علیا پائے ان کے نام پاک کے اوراد پڑھ کر ترقی درجات کا شرف حاصل کیا۔ اٹھتے بیٹھتے یا رسول اللہ کے وظیفے پڑھے اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ تمام مسلمان اسی پر عامل اور ذکر و فکر حبیب کے شاغل ہیں مگر دیوبندیوں وہابیوں پر اس سے قہر کی بجلی گرتی ہے۔ دیکھو! **تقویتہ الایمان** صفحہ ۴۹۔ **نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔** پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اول ۴۶ **کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا** (کفر و شرک ہے) اور دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد اول ۳۰ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا ورد بندہ جائز نہیں جانتا صفحہ ۳۳ اس وظیفے کو ترک کر دو بندہ اچھا نہیں جانتا پھر دیکھو فتاوے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۹۔ ورد یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ حرام ہے۔ نیز **تقویتہ الایمان** وغیرہ میں تو تصریح کر دی گئی ہے کہ یا رسول اللہ اور یا غوث کہنا ان سے مدد مانگنا و دہائی دینا سب کفر و شرک اور عام وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ رہا ان محبوبان خدا کا فکر و خیال و تصور تو وہ اس فرقہ ملعونہ کے نزدیک شرک چنانچہ فتاوے رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰ میں ہے۔ تصور شیخ اگر اس میں تعظیم ہو یا شیخ کو متصرف باطن مرید سمجھے موجب شرک ہے مگر دلی والے لال گرو نے تو ایسی کہی کہ ابوجہل و ابولہب سے بھی ایسی نہیں کہی گئی۔ دیکھو صراط مستقیم مصنفہ اسماعیل دہلوی کی فصل در نکات نماز یعنی ان باتوں کا بیان جس سے نماز میں خلل آجائے صفحہ ۸۶ از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ' خر خود است۔ ترجمہ (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو جناب رسول اللہ ہی ہوں ان کا خیال کرنا اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے

(نعوذ باللہ من ذلک) یہ ہے عقیدہ وہابیہ کا کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کتنی ہی درجے بدتر ہے۔ **الا لعنۃ اللہ علی الظلمین۔**

شاگرد۔ حضرت یہ **تقویتہ الایمان** اور صراط مستقیم تو سخت ناپاک اور گندی کتابیں نکلیں۔

استاد۔ بیشک یہ کتابیں خبیث و مردود اور ان کا لکھنے والا اور ان کو اور ان کے مصنف کو اچھا جاننے والا سب کے سب مردود اور خبیث **"الخبیثت للخبیثین و الخبیثون للخبیثت"**۔ دیکھو گنگوہی جی کا فتاوے میلاد ۲۱ و ۲۲ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی عالم' صالح' مفتی' بدعت کے قلع قمع کرنے والے' سنت کے جاری کرنے والے' قرآن وحدیث پر پورا عمل کرنے والے' ولی' شہید' جنتی' مہبط رحمت الٰہی ہیں اور **تقویتہ الایمان** نہایت عمدہ کتاب ہے اگر کسی گمراہ نے اس کو برا کہا تو وہ ضال اضل ہے کتبہ رشید احمد گنگوہی۔ پھر دیکھو فتاوی رشیدیہ حصہ اول ۶۴ بندہ کے نزدیک سب مسائل **تقویتہ الایمان** کے صحیح ہیں یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں جنھوں نے رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو علمائے مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا چنانچہ دیکھو براہین قاطعہ مصدقہ گنگوہی صفحہ ۲۲ **ایک صالح** (یعنی پرہیزگار) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آگئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا عنداللہ ظاہر ہوگیا۔

شاگرد۔ اولیائے کرام کا عرس کرنا کیسا ہے اور اس میں جانے کے لئے کیا حکم ہے اور انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا اور ان سے فریاد کرنا اور دور سے پکارنا کیسا ہے؟

استاد۔ اولیائے کرام کا عرس بہت خوب اور مفید اور معمول مشائخ کرام رہا اور ہے۔ اس میں صاحب عرس سے حصول برکات کے لئے حاضری خوش نصیبی سعادت و موجب فلاح دنیا و آخرت ہے یونہی محبوبان خدا سے مدد مانگنا دنیا بھر میں کوئی مسلمان جاہل سا جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا کہ وہ فاعل حقیقی مستقل

بالذات ہیں بلکہ ہر مسلمان اللہ کا محبوب مقبول برگزیدہ سمجھ کر مانگتا ہے اور اس کی خوبی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر وہی جس کے دل میں محبوبان حق سے عداوت بھری ہو۔ جیسے دیوبندی وہابی کہ ان کے یہاں عرس کرنا حرام' اس میں جانا حرام' مزارات محبوبان حق کی زیارت کو جانا نادرست۔ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا کفر و شرک' ان کو پکارنا اور ان کی دہائی دینا ' شرک چنانچہ دیکھو تقویتہ الایمان صفحہ ۱۴۹ کمن پور۔ اجمیر۔ بہرائچ ۔ بغداد۔ کربلا۔ نجف اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کر کے جانا درست نہیں۔ پھر دیکھو بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۴۶ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی اور کسی سے مرادیں مانگنا اور کسی نام کی منت ماننا اور کسی کی دہائی دینا (کفر و شرک ہے) پھر دیکھو تقویتہ الایمان ص ۹ غریب نواز کوئی نہیں اولیائے کرام کی پھٹکار کسی کو نہیں ہوتی نذر و نیاز نہ کرو یہ سب شرک کی باتیں پھر دیکھو تقویتہ الایمان ص ۲۰ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے اب دیکھو فتاوے رشیدیہ' جلد اول' ص ۸۸۔

یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے

یا رسول کبریا فریاد ہے۔

ایسے اشعار بایں معنی خیال کہ حضور فریاد رس ہیں۔ شرک ہے طرفہ تماشہ یہ کہ وہابیہ دیوبندیہ جن کو اپنا مرشد بتاتے ہیں یعنی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ رحمتہ۔ وہ اپنی مطبوعہ کلیات میں قصیدہ نعتیہ تحریر فرماتے ہیں جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔۔

چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ
یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نیز بانی مدرسہ دیوبند جناب قاسم صاحب نانوتوی کا قصائد قاسمی دیکھئے وہ لکھتے ہیں۔

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے
تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار
فلک پر سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
فلک پر عیسی و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پر جلوہ نما ہیں محمد مختار
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گنہ کئے میں نے
تجھے شفیع کہے کون گر نہوں بدکار
یہ سن کر آپ شفیع گناہگاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف

بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ
قضائے مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار
اگر جواب دیا بے کسوں کو تو نے بھی
تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غم خوار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

تو دہلوی۔ گنگوہی۔ تھانوی فتووں سے پیر جی اور نانوتوی جی پکے کٹے مشرک ٹھہرے مگر نہیں نہیں۔ پیر جی کہیں "خدا ایک"۔ تو سچ ہے اور جہاں بھر کے سنی کہیں خدا ایک تو کافر ٹھہریں نانوتوی جی رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ختم نبوت کے انکار کر کے چھ نبی آپ کی مثل اور مانیں تو عین اسلام اور اہلسنت اپنے آقائے نامدار مدنی تاجدار کو یکتا و بے مثل و بے نظیر و خاتم النبیین مانیں تو کفر و شرک و حرام۔ **اللھم احفظنا من شرورھم۔**

شاگرد۔ قبور سادات و علماء و اولیاء پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف ڈالنا وہاں روشنی کرنا اور قبور پر پھول ڈالنا اور شیرینی و طعام سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور کفن میں یا قبر میں شجرہ و عہد نامہ و تبرکات بزرگان دین رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا قبور پر حافظوں کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصرا فرما دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہئے؟

استاد۔ سادات و اولیائے و علماء کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا اور اس کو زینت دینا قبور پر ہار' پھول ڈالنا ان بزرگوں کا عرس کرنا ان کی قبور پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا سب کا ایصال ثواب کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ اسی طرح میت کی پیشانی پر بسم اللہ یا کلمہ طیبہ لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ و تبرکات رکھنا یقیناً جائز و مفید اور

صاحب قبر کے لئے وسیلہ نجات ہے۔

یوں ہی قبروں پر قرآن خوانی اگر اس پر اجرت نہ ٹھرائی جائے تو بے شبہ جائزاور مستحسن ہے اس سے اور ہر ذکر الٰہی و رسالت پناہی سے صاحب قبر کو انس حاصل ہوتا ہے دل بہلتا ہے وحشت دور ہوتی ہے اور ختم بزرگان قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ پڑھنا جیسا مشائخ کرام کا معمول رہا اور ہے بے شک جائز اور حل مشکلات کے لئے نفیس' موثر عمل ہے ہاں خاندان نجدی میں یہ سب کفر و شرک و بدعت ہے دیکھو تقویۃ الایمان ۵۶ و بہشتی زیور حصہ اول ۴۶ و حصہ دوم ۷۶ اور زمانہ حال کے ایک نئے گنٹھل وہابی الٹے استرے سے دین پاک کی حجامت کرنے والے میاں کفایت اللہ دہلوی کی کتاب تعلیم الاسلام ص ۴ کہ ان کتب ملعونہ میں ان تمام امور مستحبہ و مسنونہ کو بدعت و کفر و شرک و حرام لکھا ہے نیز فتاوے رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ دیکھو فاتحہ کھانے یا شیرنی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے ہرگز نہ کرنا چاہئے نیز انہی گنگوہی جی نے براہین قاطعہ میں فاتحہ پڑھنے کو وید پڑھنا بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان شیاطین وہابیہ دیوبندیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

شاگرد۔ حضرت گیارہویں کسے کہتے ہیں اور اس کا کرنا اور وہ نیاز کی شیرنی و طعام کھانا کیسا ہے؟

استاد۔ حضور پیران پیر دستگیر فریاد رس حاجت روا سیدنا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کو عرف عام میں گیارہوں شریف کہتے ہیں۔ جملہ خاص و عام اہل اسلام میں رائج و معمول مشائخ کرام ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کے بہت فوائد بتائے ہیں لہذا ہمیشہ کرنا چاہئے اور نیاز کی شیرنی و طعام عمدہ تبرک ہے ادب و تعظیم سے لینا اور کھانا چاہئے۔ ہاں فرقہ روافض اور اس کا بھائی فرقہ وہابی اس کا سخت دشمن ہے ان شیاطین کے نزدیک یا غوث کہنا شرک و کفر اور نیاز غوث اعظم حرام بلکہ نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے دیکھو فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۱۲' "گیارہویں کی نیاز کی چیز کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے (ملخصا) مگر کوا کھانے سے نہ دل مردہ ہو نہ سیاہ'

بلکہ کھانا ثواب ہے دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۷۹' جہاں زاغ (کوا) معروفہ (مشہور) نہ کھایا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے (ملخصا) عجیب بات ہے کوا کھائے تو ثواب ہو اور حضور غوث الثقلین کی نیاز کی چیز کھائے تو دل مردہ ہو۔ دیکھو یہ ہے وہابیہ دیوبندیہ کی حرام خوری۔ حرام' غلیظ خوار' کوے کے اہل دیوبندی اور نفیس' طیب تبرک کے اہل حضرات اہلسنت و جماعت وللہ الحمد

ہچو بلبل دوستی گل گزیں
تا شوی با خرمن گل ہمنشیں
زاغ چوں مردار راشد ہم نفس
یار او مردار خواہد بود و بس

شاگرد۔ کیا یہ وہابی جدا جدا عقیدے کفریات کے ایجاد کرتے ہیں؟

استاد۔ ہاں ہر ایک اپنی جدت طبع سے نئے نئے کفریات تراشتا ہے اور عداوت محبوبان حق میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ محمود حسن دیوبندی نے گنگوہی کے مرکر مٹی میں ملنے پر مرثیہ لکھا اس میں خود موسیٰ بن کر اس کی قبر کے ڈھیر کو طور ٹھرایا۔ دیکھو مرثیہ گنگوہی ص ۱۷

شعر

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسف ثانی قرار دیا۔

شعر

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

عبید جمع ہے عبد کی بمعنی بندے اور سود جمع اسود کی۔ بمعنی کالے۔ واہ ری وہابیت دیوبندیت۔ خوب دیوبندی کی شرح کی۔ یعنی گنگوہی دیو کے کالے کالے' بد شکل دو سیاہ بندے تو یوسف ثانی ہیں اور حبیب خدا سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والثناء کے ستھرے' پاکیزہ اور نورانی بندے بدعتی کافر مشرک۔ یہ لو آگے بڑھ کر

اور ترقی کی۔ گنگوہی جی کو حضور بانی اسلام خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کا ثانی بنا دیا۔

شعر۔

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

تھانہ بھون میں حسد کا شعلہ بھڑکا

یعنی جب اشرف علی تھانوی نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو میں چاہتا تھا مگر اس احمق نے اسے گنگوہی کہ پھنسا دیا فورا توڑ کیا اور کتاب مسماۃ بسط البنان لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا کہ

شعر۔

با خدا داریم کار و باخلائق کار نیست

یعنی ہمیں صرف خدا ہی سے کام ہے خلائق سے کچھ کام نہیں۔ ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آل اصحاب و اولیاء و مشائخ سب ہی خلائق میں آگئے تو تھانوی جی نے ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا۔ واقعی یہ کیسی کھلی تقلید و تعمیل ہے' امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی۔ وہ پہلے ہی حکم لگا گیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ اوروں کو ماننا محض خبط ہے تو کیا تھانوی جی کسی نبی' رسول و غوث کو مان کر محض خبطی بنتے پھر مزید برآں یہ کہ تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بننا اور کلمے میں اپنا نام داخل کرنا اور بلا تبعیت استقلالا اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا اس لئے اس عمارت ملعونہ کی بنیاد ایسے لفظوں سے نہ اٹھائی جاتی تو پھر اور کیا صورت تھی۔

ہاں مثل امام الطائفہ کے اردو میں دیسا صاف صاف نہ کہنا بلکہ ذرا لپٹے ہوئے تاکہ سیف قلم اہلسنت کی ضربیں زبردست نہ پڑ جائیں اور اس مصرع کے الفاظ میں ہوا خواہان وہابیت کو گنجائش فضول بحث و تاویل کی باقی رہے لیکن جب آگے بڑھ کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس مصرع کے معنی و مقصود کی قلعی صاف کھل گئی اور قرائن اسی پر دال ہوگئے کہ تھانوی جی

صاحب بول رہے ہیں ہمیں خدا ہی سے کام ہے۔ رسول کریم و دیگر انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام و اصحاب و اہل بیت وغیرہا سے کچھ کام نہیں (مطلب و مفہوم جی در مصرع) تھانوی جی کے حمایتی یہاں یہ کہیں گے کہ یہ مصرع تو تھانوی جی کا نہیں فلاں بزرگ کا ہے تو ان پر اعتراض ہوا۔ اولاً یہ جواب نہیں بلکہ تھانوی کے سر الزام لے لینا ہے۔ ثانیاً ہر شخص کا مدعا ایک ہونا ضروری نہیں۔ ہم تو چوں کہ تھانوی جی کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں لہٰذا ہم نے ان کی تہہ کی کھول دی۔ بزرگ کی طرف نسبت پر پھولنا اور قولین مسلم و کافر کا فرق بھولنا سخت بد عقلی نہیں تو اور کیا ہے **انبت الربیع البقل** جب مسلم کہے گا مجاز ہوگا اور جب مشرک کہے گا اپنی حقیقت پر رہے گا۔ یوں ہی یہاں اگر کوئی مسلم کہے تو اس کے یہ معنی کس طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور محبان و محبوبان خدا سے انکار کرتا اور اپنا علاقہ توڑتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ان سے تعلق کو بھی خدا ہی سے علاقہ جانتا ہے۔

مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

اس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب عزوجل ہے انبیاء و رسل و اولیاء سے علاقہ بھی اسی مقصود اصلی سے علاقے کے باعث ہے تو ان سے علاقہ یقیناً اس سے علاقہ ہے تو یہ معنی ہوئے کہ رب عزوجل اور اس کے محبوں، محبوبوں سے مجھے کام ہے باقی خلائق سے مجھے کیا کام۔ من بکار خویشم آنہا بکار خویشند اور تھانوی جی کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ان کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شرک ہے۔ امام الطائفہ کا قول اوپر تم دیکھ چکے ہو کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان۔ اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔ تھانوی جی بھلا اسماعیلی دھرم پر مشرک نہ ٹھریں گے اگر اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر ۱۳۳۵ھ میں بڑھ بھس نے جوش دکھایا اور باکرہ کے ساتھ شادی کا ارادہ ٹھرایا۔ اور اپنی باکرہ عورت کو (معاذ اللہ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرار دیا۔ دیکھو رسالہ ماہوار الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ از تھانہ بھون۔

ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی) کے گھر میں حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے آکر کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔ **(انتہی بلفظہ)** یہ تو ۳۵ھ میں دیواریں بنائی تھیں پھر ۱۳۳۶ھ میں عمارت تیار ہوگئی یعنی مرید کو **لا الہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ** اور درود **اللھم صل علی سیدنا و نبینا اشرفعلی** کا اجازت نامہ بخش دیا۔ دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵۔ بس دلی مقصود پورا ہوگیا۔ یہ انتہا ہے اس ابتدا کی جو قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں کی کہ حضور کی مثل چھ نبی اور بھی ہیں اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں اور نبی موجود ہو تو خاتم النبیین ہونے میں حضور کے کچھ فرق نہ آئے نیز حضور کی خاتمیت کو مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں کیونکہ مدح میں خاتم النبیین ہونے میں کوئی بھی بالذات فضیلت نہیں۔ دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳ اور صفحہ ۱۴۔

شاگرد۔ حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

استاد۔ بحمدہ تعالیٰ تم مسلمان ہو۔ عزت و عظمت محبوبان حق کی تمہارے قلب میں ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

شاگرد۔ میرا اور ہر مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ جس نے اللہ و رسول کی ادنی توہین بھی کی تو وہ بلا شک کافر و مرتد ہوگیا اگرچہ کیسا ہی زاہد، عابد بنتا ہو اور اس وقت ان وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے تو صاف روشن ہوگیا کہ انہوں نے کوئی دقیقہ اللہ و رسول کی توہین کرنے میں اٹھا نہ رکھا۔ مثلاً (۱) اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھرایا (۲) اللہ تعالیٰ کے لئے شراب خواری و جہل و زنا و ظلم وغیرہا تمام عیوب کرنا ضروری مانا (۳) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت عظیمہ علم غیب سے صاف انکار کیا (۴) حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا (۵) حضور کے علم غیب کو جانوروں کتے، سور وغیرہ کے علم سے ملایا (۶) شفاعت حضور سے صاف انکار کیا (۷) وہ مسلمان جن کے نام عبدالنبی، عبدالرسول، غلام محی الدین، غلام معین

الدین، محمد بخش، نبی بخش، علی بخش، حسین بخش، امام بخش، پیر بخش ہوں ان کو کافر و مشرک بتایا مردود لکھا (۸) اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خواہ پیغمبر ہو یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو خبط کہا (۹) مخلوق میں تمام بڑے چھوٹے جن میں انبیاء و مرسلین سبھی آگئے سب کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل مانا (۱۰) حضور کے مختار کل ہونے سے صاف انکار کیا (۱۱) اللہ تعالیٰ کو کبھی عالم کبھی جاہل بتایا (۱۲) حضور کو مرمٹی میں ملنے والا لکھا (۱۳) اور اس خبیث قول کی تہمت حضور پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا (۱۴) حضور کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ٹھرایا (۱۵) انبیاء و اولیاء کو عاجز، بے خبر، نادان، ناکارہ کہا (۱۶) اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت سیئہ کہا (۱۷) اس عمل مسنون کے ترک کرنے والے کو بہتر بتایا (۱۸) غیر مقلدین اور مقلدین کو عقائد میں متحد بتایا (۱۹) غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ٹھرائی (۲۰) محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و کفرو شرک، جنم کنہیا کا سانگ بتایا (۲۱) اسی محفل اقدس کو شامت نفس، ہوائے طبیعت، مصطفےٰ کی اہانت لکھا (۲۲) محرم اور عید، شب برات میں طعام یا شیرینی یا حلوے یا سوئیوں یا کھچڑے یا شربت وغیرہ پر نیاز و فاتحہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔ (۲۳) ورد نام اقدس نبوی کو شرک لکھا (۲۴) وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ حرام بتایا (۲۵) تصور شیخ کو موجب شرک لکھا (۲۶) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بد تر بتایا (۲۷) تقویۃ الایمان جو سخت گندی، ناپاک، گمراہی و کفریات کی کتاب ہے اس کو نہایت عمدہ کتاب بتایا اور اس کے جملہ مسائل صحیح مانے (۲۸) اس کے مصنف اسماعیل دہلوی کو قامع بدعت، حامی سنت، عالم، صالح، مفتی، عامل بالقرآن و حدیث، ولی، شہید، جنتی، مہبط رحمت الٰہی بتایا (۲۹) حبیب خدا کو مدرسہ دیوبند کے عالموں کا شاگرد مانا (۳۰) عرس اولیاء کو بدعت و حرام ٹھرایا (۳۱) انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے کو شرک بتایا (۳۲) یا رسول اور یا غوث کہنے والوں پر حکم کفرو شرک جڑا (۳۳) بغداد، کربلا، نجف اشرف، اجمیر، مکن پور وغیرہ کو مزارات اولیاء کی زیارت کے لئے جانا ناجائز کہا (۳۴) اولیاء کی منت ماننے کو کفرو شرک لکھا (۳۵) مزارات اولیاء پر

غلاف اور چادر ڈالنا حرام بتایا (۳۶) حصول برکت و شفاء کے لئے مزارات اولیاء کی خاک بدن یا منہ پر ملنے کو فعل بد کہا (۳۷) خواجہ اجمیری یا کسی بزرگ کو بھی غریب نواز کہنا شرک قرار دیا (۳۸) نذر و نیاز کو شرک کہا (۳۹) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فریاد و استغاثہ کو شرک بتایا (۴۰) یارسول کہنے کو شرک کہا (۴۱) قبور سادات و اولیاء و علماء پر عمارت و گنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبد رسول اور گنبد صحابہ و اہل بیت و گنبد غوث اعظم و گنبد خواجہ غریب نواز اجمیری اور اسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کو ڈھانا ثواب ٹھرایا کیوں کہ ہر گنبد بدعت اور ہر بدعت کے مٹانے میں ثواب تو ہر گنبد کے ڈھانے میں ثواب (۴۲) کھانے میں قرآن پڑھنے کو وید پڑھنے کی مثل کہا (۴۳) قبر میں شجرہ رکھنے کو ناجائز بتایا (۴۴) حافظوں سے قبور پر قرآن پڑھوانے کو کفر لکھا (۴۵) قبور پر پھول ڈالنے والے کو ناری ٹھرایا (۴۶) ختم خواجگان پڑھنے والے کو کافر کہا (۴۷) کوا کھانا ثواب بتایا (۴۸) نیاز غوث الثقلین کے طعام و شیرینی کو قلب مردہ کرنے والا لکھا (۴۹) فاتحہ کو گمراہی والی بدعت ٹھرایا (۵۰) گنگوہی کی قبر کو مثل طور بتا کر خود مثل موسیٰ بنے (۵۱) گنگوہی کو حضور بانی اسلام خیرالانام علیہ والصلوٰۃ والسلام کا ثانی، نظیر، بے مثل ٹھرایا (۵۲) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین کی (۵۳) کلمہ طیبہ میں بجائے نام اقدس کے اپنا نام (اشرفعلی) داخل کیا (۵۴) درود شریف میں **نبینا محمد** کی جگہ **نبینا اشرفعلی** کی اجازت دی (۵۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ نبی موجود ماننے اور ختم نبوت سے صاف منکر ہو بیٹھے۔

پس میرا ایمان تو ان اقوال ملعونہ کو دیکھتے ہوئے ان تمام وہابیہ دیوبندیہ مذکورین پر صاف صاف بلا تامل حکم کفر لگاتا ہے اور یقینا ہر مسلمان صاحب ایمان فوراان شیاطین کے لئے یہی کہہ دے گا کہ یہ سب کے سب گمراہ، کافر، مرتد ہیں اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو یا ایسے بدمذہبوں، مرتدوں کو اپنا پیشوا، مقتدا، عالم دین، صالح، متقی مانے وہ بھی انھیں کی مثل گمراہ کافر و مرتد ہے اس لئے کہ **الرضا بالکفر کفر** یعنی کفر کے ساتھ راضی ہونا بھی کفر ہے۔ والعیاذ باللہ

تعالیٰ اب جناب اس کے متعلق ارشاد فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں؟

استاد۔ اللہ تعالیٰ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے۔ تمہارے ایمان نے جو کچھ ان بدمذہبوں کی نسبت کہا بالکل حق و صحیح کہا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تمام علمائے حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ نے بالاجماع و بالاتفاق ان وہابیہ، دیوبندیہ رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر فتوی کفر دے کر یہ لکھ دیا کہ **من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر** یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب تم کو رسول کریم علیہ الصلوۃ **والتسلیم** کے چند احکامات و ارشادات سناؤں جن پر مسلمان کو عمل اشد ضروری ہے حبیب و محبوب، **واقف غیوب صلی اللہ تعالیٰ** علیہ وسلم نے مدتوں پیشتر ان بدمذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور ان کی حالت اور شکل و صورت سب کچھ بیان کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ **ایاکم و ایاھم یضلونکم و لا یفتنونکم** تم ان بدمذہبوں سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ **لا تواکلوھم و لا تشاربوھم** تم ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو۔ **ولا تجالسوھم** نہ ان کے ساتھ بیٹھو **ولا تناکحوھم** نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو **ولا تکالموھم** نہ ان سے بات چیت کرو **و لا توانسوھم** نہ ان سے انس و محبت رکھو۔ **و لا تصلوا معھم** نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ **و لا تصلوا علیھم** اور نہ ان کے جنازوں پر نماز پڑھو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب سے اسے دشمن ٹھرا کر منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں ۱۰۰ درجے اس کے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور فرماتے ہیں کہ یہ بدمذہب تمام جہاں اور جملہ چوپائیوں سے بدتر اور جہنمیوں کے کتے ہیں۔ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ پس جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کرو۔

پس دین و ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان احکام نبوی و ارشادات مصطفوی پر عمل کرو اور تمام بدمذہبوں، وہابیوں، دیوبندیوں، روافض، قادیانی، نیچریہ وغیرہ سے سخت متنفر رہو ان کو اپنا دشمن جانو ان کے ساتھ دوستی، میل جول، نشست برخاست، سلام و کلام کو حرام سمجھو اور ان کی کتابوں کو کفری زہر جانو۔

کتب وہابیہ دیوبندیہ مثلاً **تقویۃ الایمان، نصیحۃ المسلمین**، صبح کا ستارہ، صراط مستقیم، براہین قاطعہ، فتاوی میلاد و عرس، حفظ الایمان، اصلاح الرسوم، بہشتی زیور، تحذیر الناس، تعلیم الاسلام اور علاوہ ان کے جو رسالے اور کتابیں دیوبندیہ کے مریدین و معتقدین کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود پڑھو اور نہ بچوں اور نہ عورتوں کو پڑھاؤ بلکہ دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت دلاؤ اور معتبر کتابیں مثلاً بہار شریعت، و دیگر تصانیف اہلسنت خصوصا تصنیفات اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حامی شریعت فاضل بریلوی قدس سرہ کا مطالعہ کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ مولی تعالیٰ جل و علا بفضل اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ **والتسلیم** کے برادران اسلام کو وہابیہ دیوبندیہ اور نیز تمام بدمذہبوں کے شروں سے محفوظ رکھے اور ان کی ناپاک کتابوں سے اہلسنت کو بچائے اور مذہب اہلسنت پر ثابت قدم رکھے

و ما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد والہ و صحبہ اجمعین

فقیر مداح الحبیب محمد جمیل الرحمن سنی حنفی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی القوی

تمت بالخیر

کشف راز نجدیت

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری
تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرار وقوع
اف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری
علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری
علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری
یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تیری
ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری
ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری
ہنس کی چال تو کیا آتی گئی اپنی بھی
اجتہادوں سے ہی ظاہر ہے حماقت تیری
کھلے لفظوں کہے قاضی شوکاں! مددے
یا علی! سن کر بگڑ جائے طبیعت تیری
تیری انکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور ٹیسوں سے مدد خواہ ہو علت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں

شرک کا چرک اگلنے لگی ملت تیری
عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری
ترجمہ اس کا ہو تقویۃ الایمان نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری
واقف غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری
زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری
ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے
سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری
آدھا ہوگا حدیثوں پہ علم کرنے کا
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی ہے سنگیت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے
آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
مرے پیارے مرے اپنے مرے سنی بھائی

آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بد تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطان لعین کے پیرو
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنھیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹی
کس لئے اس لئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
ان سے عشق ان کے عدو سے ہو عداوت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

لمحہ فکریہ

☆ **اس سے پہلے**
کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ناراض ہوجائیں۔

☆ **اس سے پہلے**
کہ آپ شیطان کے دام میں گرفتار ہوجائیں۔

☆ **اس سے پہلے**
کہ بدمذہب آپ پر پوری طرح چھا جائیں۔

☆ **اس سے پہلے**
کہ گمراہیاں آپ کو نار جہنم کی طرف لے جائیں۔

"آپ اعلیٰ حضرت کے مسلک کو
مضبوطی سے تھام لیں اور بددینوں سے بچیں"

* اس طرح خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی ہوجائیں گے۔
* اس طرح آپ کے عصیاں اشک ندامت سے دھل جائیں گے۔
* اس طرح آپ شیطان کے نرغے سے نکل جائیں گے۔
* اس طرح آپ سے بد دین بھی راہ ہدایت پاجائیں گے۔

اور آپ کے طفیل کتنے جہنمی جنت پاجائیں گے۔